’’ہاں، دونوں چیزیں اسی میں ہیں۔‘‘ جیف پنکلی نے ایک لفافہ بریڈ بارنٹ کی جانب سے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ’’دس ہزار ڈالر کی قم اور چھ مختلف تصویریں۔ ساتھ میں ’روشن بریز‘ نامی بحری جہاز پر سمندری سیر وتفریح کا ٹکٹ اور میامی کی فلائٹ کا ٹکٹ بھی موجود ہے۔‘‘

بریڈ بارنٹ نے لفافہ اپنے اسپورٹس کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ ’’شکریہ۔‘‘

’’کیا تم لفافے کے اندر نہیں دیکھو گے؟‘‘

بریڈ مسکرا دیا۔ ’’ابھی نہیں اور خاص طور پر یہاں نہیں۔ میرے پاس بعد میں اسے دیکھنے کے لیے بہت وقت ہوگا۔ اب اپنا منصوبہ ایک بار پھر میرے گوش گزار کر دو۔‘‘

’’لیز لی اس سمندری سیر وتفریح پر تنہا جائے گی۔ یوں تو ہم دونوں نے اس سفر پر اکٹھا جانا تھا لیکن آخری لمحات میں مجھے ایک کاروباری معاملہ درپیش آجائے گا۔ وہ اب اس قسم کی چیزوں کی عادی ہو چکی ہے۔ وہ اپنے ہمراہ جانے کے لیے کسی کو بھی تلاش کر لے گی۔ لیکن تمہیں اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہوگا، ہے نا؟‘‘ جیف نے بتایا۔

’’نہیں۔‘‘ بریڈ نے کہا۔

’’باقی سارا معاملہ تم پر ہے۔ بس یہ یقین کر لینا کہ وہ اس سمندری سیر وتفریح سے زندہ واپس نہ لوٹے۔ ہمارے ازدواجی معاہدے کے مطابق اگر ہمارے درمیان سادگی سے طلاق ہو جاتی ہے تو مجھے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ البتہ اس صورت میں سب کچھ مجھے مل جائے گا۔‘‘ جیف نے اسکاچ کی ایک چسکی لیتے ہوئے کہا۔

’’اپنے ڈیڈی کے مرنے کے بعد اسے وراثت میں بہت بڑی رقم ملی ہے۔‘‘ جیف نے جیسے گھوڑے کے مانند ہنہناتے ہوئے کہا۔ ’’یہ کوئی عقلمندی نہیں ہوگی کہ اس کی ڈیڈی کی سخت محنت سے کمائی ہوئی رقم خیرات میں ضائع ہو جائے۔‘‘

لیز لی اور جیف پنکلی کی شادی کو ابھی صرف چھ برس ہی ہوئے تھے۔ ان کی شادی کے دو برس بعد لیز لی کے ماں باپ کار کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے تھے۔ جیف نے جب لیز لی کو شادی کی پیشکش کی تھی تو اسے علم تھا کہ وہ اس کے باپ کی دولت پر کبھی نہ کبھی ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن اس کے باپ نے اپنی بیٹی کے تحفظ کی خاطر تحریری ضمانت پر اصرار کیا تھا۔ البتہ اس کے باپ نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ جیف اس کی تمام دولت کو ہتھیانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اپنے والدین کے مرنے کے ایک سال بعد لیز لی سمجھنے لگی کہ اس کی ازدواجی زندگی بے حد خوش وخرم گزر رہی ہے۔ لیکن جیف پنکلی مطمئن نہیں تھا۔

اپنی اس شادی کا خاتمہ کرنے کے فیصلے کے بعد اسے اس کام کے لیے درست آدمی کو تلاش کرنے میں دو سال صرف کرنے پڑے۔

اور وہ درست آدمی بریڈ بارنٹ تھا جو ایک پیشہ ور قاتل تھا۔ البتہ جیف پنکلی کو یہ یقین نہیں تھا کہ اس پیشہ ور کا اصلی نام یہی ہوگا۔ لیکن اس کے کام کے لیے نام کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ اس کے ایک کاروباری وسیلے نے اسے بریڈ بارنٹ کا حوالہ دیا تھا اور سفارش بھی کی تھی۔

جب ان کی میٹنگ ختم ہو گئی تو جیف پنکلی ہوٹل کے بار سے پہلے نکل کھڑا ہوا۔ اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کی مشکلات ختم ہونے میں اب صرف تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ بحری جہاز کی سمندری سیر وتفریح کے لیے روانگی میں ابھی دو ہفتے باقی تھے اور اس کی میامی واپسی تین ہفتے بعد ہونا تھی۔ اسے یہ بھی اطمینان تھا کہ بحری جہاز کی واپسی اس کی بیوی کے بغیر ہوگی۔

جیف پنکلی کے جانے کے بعد بریڈ بارنٹ مزید آدھے گھنٹے تک بار میں بیٹھا رہا۔ اسے اپنے موٹیل کے کمرے میں واپس پہنچنے کی کوئی جلدی نہیں تھی۔ یہ ایک تسلیم شدہ بات تھی کہ اپنے پیشے کی وجہ سے اس کی زندگی کا ایک خاصا وقت موٹیل کے کمروں میں گزرا کرتا تھا لیکن موٹیل اس کی پسندیدہ جگہ نہیں تھی۔ اس کی پسندیدہ جگہ مسوری اوزارک میں وہ کیبن تھا جو اس کی ملکیت تھی۔ یہ کیبن برانسن، مسوری سے مغرب میں تیس میل کے فاصلے پر واقع تھا اور بیس ایکڑ اراضی پر محیط تھا۔

اسے جب مکمل تنہائی کی خواہش ہوتی تو وہ اس کیبن میں چلا جاتا تھا۔ چونکہ یہ اراضی برانسن سے نزدیک تھی اس لیے جب وہ سوشل لائف گزارنے کا خواہش مند ہوتا تو برانسن آجاتا تھا۔

وہ اس وقت بار میں دیر تک اس لیے بھی بیٹھا ہوا تھا کہ اسے ایک ایسے آدمی کی تلاش تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ کبھی نہ کبھی یہاں ضرور آتا ہے۔ بریڈ بارنٹ کو ’ڈبل ڈپنگ‘ کا آئیڈیا پسند تھا۔ یہ اصطلاح خود اس کی ایجاد کردہ تھی۔ ایک ہی وقت میں دو کاموں کا معاوضہ۔

اسے دوسرے شخص کی آمد کے لیے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔ اس شخص کا نام جم آلٹن تھا۔ وہ سیدھا اس عورت کی

میز پر آ گیا جو اس کا انتظار کر رہی تھی۔ انہوں نے عجلت میں اپنے مشروب پیے اور پھر میز پر سے اٹھ کر لفٹ کی جانب چل پڑے۔ ان کا رخ اوپری منزل کے کسی کمرے کی جانب تھا۔

بریڈ بارنٹ بھی ان کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ دونوں لفٹ میں داخل ہو گئے تو بریڈ بھی اسی لفٹ میں سوار ہو گیا۔ لفٹ میں ان تینوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ وہ دونوں اس کی جانب کوئی توجہ نہیں دے رہے تھے بلکہ جذباتی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔

بریڈ نے اپنے کوٹ کا بٹن کھولا اور اندر سے اعشاریہ دو دو کی چھوٹی پستول چپکے سے باہر نکال کر اس پر تیزی سے سائیلنسر فٹ کر دیا۔ وہ جوڑا اب بھی اس کی طرف سے غافل ایک دوسرے میں کھویا ہوا تھا۔

بریڈ بارنٹ گھوما اور اس نے جم آلٹن کے سر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ اس کی ساتھی عورت نے ایک چیخ ماری لیکن بریڈ نے اس کی کھوپڑی پر فائر کر کے اسے بھی خاموش کر دیا۔

بریڈ کا ارادہ اس عورت کو مارنے کا نہیں تھا لیکن جب جم آلٹن کو ٹھکانے لگانے کا وقت آیا تو وہ عورت بھی راستے میں آ چکی تھی۔ وہ اپنے لیے کوئی عینی شاہد نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس لیے مجبوراً اس عورت کو بھی ٹھکانے لگانا پڑا۔ فوج نے اسے سکھایا تھا کہ اسے 'ضمنی نقصان' کہتے ہیں۔ یہ منصوبے میں شامل نہیں تھا لیکن ایسا کرنے کی ضرورت پیش آ گئی تھی۔

بریڈ چوتھی منزل پر لفٹ سے باہر آ گیا اور ہال سے گزر کر زینے کے راستے نچلی منزل پر چلا گیا۔ وہاں سے اس نے ایک اور لفٹ پکڑی اور مین فلور پر آ گیا۔ وہ ہوٹل کی لابی سے گزرتا ہوا داخلی دروازے سے باہر نکل گیا اور ایک ٹیکسی پکڑ لی۔ ٹیکسی ابھی ہوٹل سے دو بلاک کے فاصلے پر پہنچی تھی کہ اس نے مخالف سمت سے سائرن بجاتی ایک پولیس کار کو تیزی سے آتے ہوئے دیکھا جس کا رخ ہوٹل کی جانب تھا۔

ٹیکسی ڈرائیور نے اسے ایک عمدہ ریسٹورنٹ پر اتار دیا۔ اس نے اطمینان کے ساتھ شام کا کھانا کھایا اور ٹیکسی سے ائرپورٹ کے قریب اپنے موٹیل کے کمرے میں پہنچ گیا۔

اپنے موٹیل سے اس نے ائرلائن کے دفتر فون کیا اور پوچھا کہ کیا وہ سنیچر تک انتظار کرنے کے بجائے کل صبح کی پرواز سے میامی روانہ ہو سکتا ہے۔ اسے مزید تین دن موٹیل

گھر کے ہر فرد کے لیے
بے مثال تحریروں کا مجموعہ

ماہنامہ
پاکیزہ
کراچی

میں نیا دل گداز سلسلے وار ناول

گمشدہ محبت

آپ کی ہر دلعزیز اور مایہ ناز مصنفہ

انجم انصار

کے ماہرانہ قلم کا شاہکار..... شوخ و چنچل..... جملوں سے سجا..... معاشرتی و نفسیاتی گرہیں کھولتا یہ ناول محبت کے ایک نئے اور بے حد خوب صورت رنگ سے بھی روشناس کرائے گا

ماہ فروری سے صفحات کی زینت بننے جا رہا ہے

کے کمرے میں گزارنے کے خیال سے وحشت ہورہی تھی۔

ائرلائن کے آپریٹر نے اس بات کی تصدیق کردی کہ وہ کل صبح کی پرواز سے میامی روانہ ہوسکتا ہے۔اس اطمینان کے بعد بریڈ بارنٹ نے ٹیلی وژن آن کردیا اور اپنا پسندیدہ کامیڈی شو'لاء اینڈ آرڈر' دیکھنے لگا۔اسے یہ دیکھ کر بے حد ہنسی آتی تھی کہ اس پروگرام میں جرائم کو کس طریقے سے حل کیا جاتا تھا۔

بحری جہاز کی روانگی سے ایک رات قبل بریڈ بارنٹ میامی، فلوریڈا کے ایک موٹیل میں مقیم تھا۔بحری جہاز نے وہیں سے روانہ ہونا تھا۔

اگلے روز سہ پہر تین بجے کے قریب وہ بحری جہاز میں سوار ہوگیا۔وہ پہلے بھی آسکتا تھا لیکن اسے کوئی جلدی نہیں تھی۔اسے معلوم تھا کہ لیز لی پنکلی جہاز کے کس کمرے میں ٹھہرے گی کیونکہ اس کے شوہر نے ان ٹکٹوں کے حوالے سے جو انہوں نے خرید تھے، اسے یہ معلومات پہلے ہی سے فراہم کردی تھیں۔

وہ جہاز پر اپنے نجی کمرے میں چلا گیا اور اپنے سامان کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔اس دوران اس نے لیز لی کی وہ چھ تصویریں نکال لیں جو اس کے شوہر جیف پنکلی نے اسے دی تھیں۔وہ اس عورت کا چہرہ شناس کرنا چاہتا تھا۔جسے اس کو ٹھکانے لگانا تھا۔

ان چھ تصویروں میں سے صرف ایک تصویر ایسی تھی جو اس کے خیال سے لیز لی کی صحیح اور واضح خدوخال والی تصویر تھی۔باقی تمام تصویریں یا تو کسی ریسٹورنٹ کی میز پر کھینچی گئی تھیں یا دوسری جگہوں پر جہاں اس کے چہرے پر غیر معمولی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔صرف اس تصویر میں وہ سنجیدہ نظر آرہی تھی جو کسی قسم کی میٹنگ کے دوران کھینچی گئی تھی جہاں ہر کوئی ایک بڑی سی بیضوی میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔

بریڈ بارنٹ اس تصویر کا غور سے جائزہ لینے لگا۔لیز لی کی صورت کچھ شناسا سی لگ رہی تھی لیکن تصویر میں اس کا چہرہ بہت چھوٹا تھا۔اس کے علاوہ اپنے پیشے کی بنا پر اس کی ملاقات ڈھیروں لوگوں سے ہوتی تھی۔اس لیے اس بات پر اس نے زیادہ توجہ نہیں دی۔

ساڑھے چھ بجے جہاز سمندر میں تھا۔

بریڈ بارنٹ شام کے کھانے کے لیے ڈائننگ روم میں چلا گیا۔جیف پنکلی نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا تھا کہ جس ڈائننگ روم میں اور جن اوقات میں لیز لی وہاں جائے، بریڈ بارنٹ بھی انہی موقعوں پر وہاں موجود ہو۔وہ ڈائننگ روم کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہوئے لوگوں کی قطار میں شامل نہیں ہوا بلکہ ایک طرف کھڑے ہوکر لوگوں کو اندر جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

اس کا خیال تھا کہ وہ پہلی بار ہی لیز لی کو پہچان لے گا۔لیکن اس وقت اس کے بالوں کی رنگت وہ نہیں تھی جو تصویروں میں تھی۔لیکن یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔

اسی شب بریڈ وہ براڈوے ٹائپ کا شو دیکھنے چلا گیا جو جہاز میں پیش کیا جارہا تھا۔شو ختم ہونے کے بعد اس نے لیز لی کو مخالف سمت کے دروازے سے باہر نکلتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔

لیز لی 'کروز نیسٹ' نامی لاؤنج میں چلی گئی جو جہاز پر موجود بہت سے لاؤنجز میں سے ایک تھا۔بریڈ لاؤنج میں داخل ہونے سے پہلے دروازے پر رک گیا تاکہ دیکھ سکے کہ لیز لی کہاں بیٹھ رہی ہے۔جب لیز لی بار کے ایک اسٹول پر بیٹھ گئی تو بریڈ بھی لاؤنج میں داخل ہوگیا۔

لیز لی کے برابر میں ایک اسٹول خالی تھا۔

''اس پر کوئی بیٹھا ہوا تو نہیں؟'' بریڈ نے خالی اسٹول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لیز لی سے پوچھا۔

''نہیں۔ہیلپ یور سیلف۔'' لیز لی نے جواب دیا اور اس کی جانب گھوم گئی۔ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔''کیا تم فرینک مڈلٹن ہو؟'' اس نے حیرانی سے پوچھا۔

بریڈ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔اس نے دوبارہ غور سے اس عورت کی طرف دیکھا۔پھر بولا۔''لیز لی فاؤلر؟''

''دی ون اینڈ اونلی۔ہولی شٹ! ہم کتنے عرصے بعد مل رہے ہیں؟''

بریڈ خالی اسٹول پر بیٹھ گیا۔''اتنے برس ہوچکے ہیں کہ اب شمار نہیں کیے جاسکتے۔'' اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جانتے ہو ہائی اسکول میں مجھ سے ناتا توڑنے پر میں ابھی تک تم سے ناراض ہوں۔'' لیز لی نے کہا۔

''بھئی، غلطیاں ہم سب سے ہوتی ہیں۔سو آج کل تم کیا کررہی ہو؟'' بریڈ نے بات گھماتے ہوئے پوچھا۔

''فی الوقت تو میں تنہا ہی سمندر کی سیر و تفریح کرنے نکلی ہوئی ہوں کیونکہ میرا شوہر ایک انتہائی گھامڑ آدمی ہے۔اس نے میرے ساتھ نہ آنے کا ایک جواز تلاش کرلیا تھا جیسا کہ اب وہ اکثر کیا کرتا ہے۔''

بریڈ نے اس بات پر اپنا سر جھکالیا۔''یہ سُن کر افسوس

ہوا۔‘‘

’’ہاں، مجھے بھی افسوس ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ میری غلطی ہے۔ مجھے اس بات کا حقیقت میں احساس گزشتہ ہفتے تک نہیں ہوا تھا۔ اگر تمہیں یاد پڑتا ہو تو بعض اوقات میرا چھوٹا سا دماغ معاملات کا تخمینہ لگانے میں درست کام نہیں کرتا تھا۔‘‘

’’اوہ، میں تو ہمیشہ یہی سمجھتا تھا کہ تم خاصی ذہین ہو۔‘‘

’’لیکن یہ اندازہ لگانے کے لیے کسی ذہانت کی ضرورت نہیں ہوتی کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہے۔ جب آپ کا شوہر بینک اکاؤنٹ سے بڑی بڑی رقمیں نکال رہا ہو اور آپ کو اس بارے میں کچھ نہ بتا رہا ہو۔ اور اس بحری سفر پر روانگی سے دو دن قبل مجھے ایک ہوٹل کے پارکنگ گیراج کی رسید مل گئی۔ غالباً وہ خفیہ طور پر کسی سے رابطے میں ہے۔‘‘

بریڈ نے کچھ نہیں کہا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ رسید کہاں سے تعلق رکھتی تھی۔ اب وہ اس بارے میں پُریقین نہیں تھا کہ اپنے پلان پر عمل کر سکے گا یا نہیں۔ آج تک کسی نے بھی اس کی خدمات کسی ایسے کو ٹھکانے لگانے کے لیے حاصل نہیں کی تھیں جسے وہ ذاتی طور پر جانتا ہو۔

’’مجھے یہ سُن کر افسوس ہوا کہ تمہیں کچھ مشکلات درپیش ہیں۔‘‘ بریڈ بہ مشکل تمام یہ جملہ ادا کر سکا۔

’’جانتے ہو، شاید تم ہی وہ شخص ہو سکتے ہو جو میری مشکلات میں سے کچھ کو بھلانے میں میری مدد کر سکے۔ اس بارے میں کیا خیال ہے کہ ہم تمہارے کمرے میں چلتے ہیں اور ایک پرائیویٹ پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں؟ وہاں پہنچنے کے بعد میں روم سروس سے اسکاچ کی ایک بوتل بھی منگوا لوں گی۔‘‘

یہ ایک ایسی پیشکش تھی جس سے بریڈ انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ہائی اسکول کے زمانے میں اپنی شدید خواہش کے باوجود وہ کبھی لیز لی کو یک جان دو قالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔

’’آؤ، کمرے میں چلتے ہیں۔‘‘ بریڈ نے اپنی خوشی چھپاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ٹہلتے ہوئے بریڈ کے کمرے میں آ گئے۔

لیز لی کمرے کی مخالف سمت کی دیوار کے پاس پہنچ کر گھوم گئی۔

بریڈ نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور اپنا کوٹ اتار دیا۔ اسے اپنے ریوالور کی فکر نہیں تھی کیونکہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں گیا تھا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس بحری سفر میں اتنی جلدی اسے ریوالور کی ضرورت پیش آ جائے گی۔

کیونکہ اس کی تمام تر توجہ لیز لی کی جانب تھی اس لیے وہ یہ نہیں دیکھ سکا تھا کہ اس کے کوٹ اتارنے کے دوران اندر کی جیب میں سے ایک تصویر نکل کر فرش پر گر پڑی تھی۔

لیز لی نے پہلے تصویر کو اور پھر واپس بریڈ کی طرف دیکھا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے پرس میں چلا گیا۔

’’سو وہ تم ہو جس کی خدمات اس نے مستعار لی ہیں۔‘‘

’’معاف کرنا، کیا کہا؟‘‘

’’مجھے اندازہ تھا کہ وہ مجھے قتل کرنے کے لیے کسی کی خدمات حاصل کرے گا۔ وہ مجھے طلاق دینے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ کوئی تم جیسا ہو گا۔‘‘

بریڈ نے ایک قدم آگے بڑھایا اور بولا۔ ’’لیز لی......‘‘

لیکن یہ اس کے منہ سے ادا ہونے والے آخری الفاظ تھے کیونکہ لیز لی نے اپنے اعشاریہ تین آٹھ کے پستول کا ٹریگر دبا دیا تھا۔ وہ یہ پستول اس وقت سے اپنے پرس میں ہر وقت رکھتی تھی جب سے اسے خدشہ ہو گیا تھا کہ اس کا شوہر جیف پنکلی اسے مارنے یا مروانے کی کوشش ضرور کرے گا۔

وہ بریڈ کی لاش کو پھلانگ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ دروازہ کھولنے سے قبل وہ پلٹی اور فرش پر پڑی فرینک مڈلٹن عرف بریڈ بارنٹ کی لاش کو گھورنے لگی۔ ’’پہلی گولی مجھے قتل کرنے کی کوشش کے جواب میں تھی۔‘‘ اس نے کہا۔ پھر اس بے جان لاش پر ایک اور فائر کرتے ہوئے بولی۔ ’’اور یہ گولی ہائی اسکول میں مجھ سے یکا یک ناتا توڑنے کے صلے میں ہے۔‘‘

پھر بیرونی ڈیک کی جانب جاتے ہوئے اس نے اپنے پرس میں سے پستول کے علاوہ باقی تمام چیزیں نکال لیں۔ عرشے پر پہنچ کر اس نے اپنا پرس اور پستول نیچے سمندر کے پانی میں پھینک دیے۔

’’جیسا کہ میں نے سوچا تھا، یہ رات تو درحقیقت اس سے کہیں زیادہ بہتر ثابت ہوئی ہے۔ اب میں اپنی بقیہ سمندری سیر و تفریح کا بھرپور لطف اٹھا سکوں گی۔‘‘

پھر وہ اس خوشی میں ایک اور جام پینے کے لیے واپس ’کروز نیسٹ‘ نامی لاؤنج میں چلی گئی۔